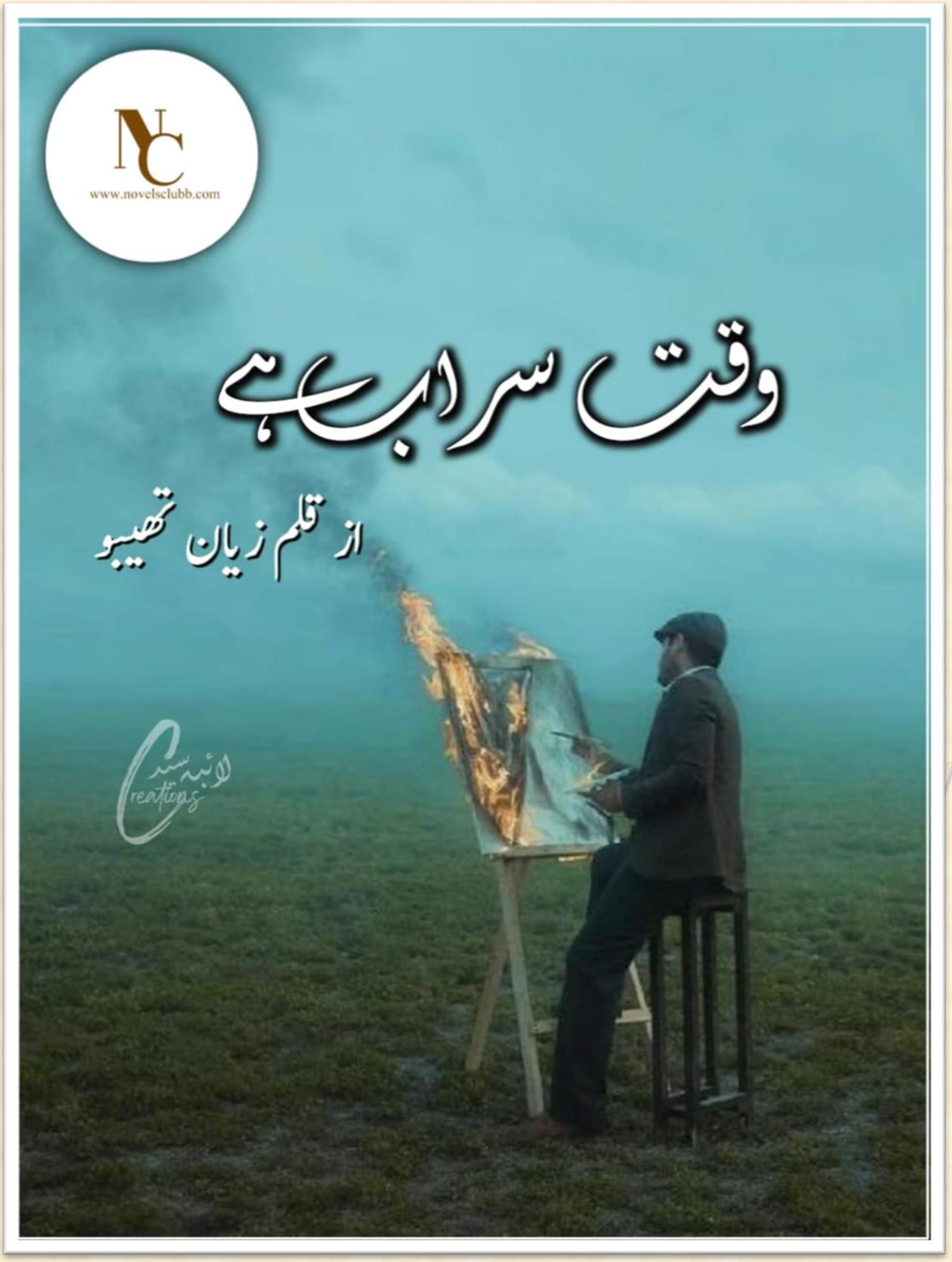
www.novelsclubb.com
وقت سراب ہے
از قلم زیان تھیبو

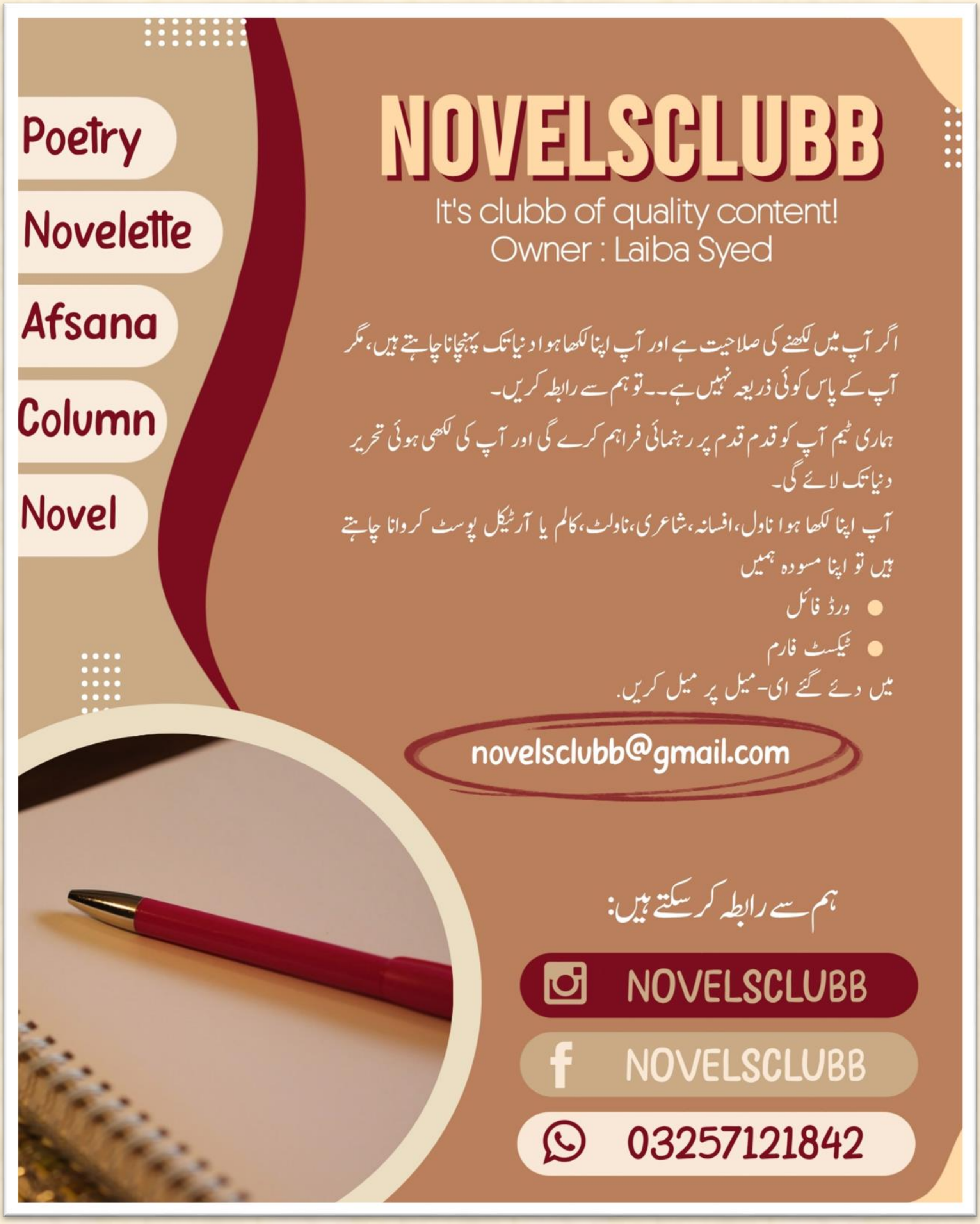
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیۓ گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

وقت سراب ہے

از قلم

زیان تھیبو

Clubb of Quality Content

ناول "وقت سراب ہے" کے تمام جملہ حق لکھاری "زیان تھیبو" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللّٰھُمَّ صَلِ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ

انتساب:

وقت کے نام!

جو سراب ہے

جو کبھی مہربان...تو کبھی ظالم ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیش لفظ

تمام تعریفیں، تمام حمد و ثنا خدائے عظیم کے نام... کہ جس کے قبضہِ قدرت میں تمام جہانوں کے تمام نظام ۔۔۔ کہ جس نے مجھے بولنا، لکھنا، چلنا اور ہر چیز سکھائی۔

درود و سلام سرکارِ دو عالم حضرتِ محمدِ مصطفیٰ، احمدِ مجتبیٰ ﷺ پر... اُن کی آل، اُن کے اصحاب، اور اُن کی ازواجِ مطہرات پر۔

وقت سراب ہے.....

اس جملے سے یقیناً بہت سے لوگوں کو اختلاف ہو سکتا ہیں... مگر میری نظر میں تو یہی جملہ درست ہیں۔ یہ پہلی بار تھا کہ اس طرح کی کہانی نے میرے ذہن میں جنم لیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ لوگوں کو یہ کہانی کس طرح کی لگنے والی ہے۔ مگر مجھے امید ہے آپ کو اس کے نام سے اختلاف ہو سکتا ہیں مگر اس بات سے تو نہیں کہ وقت... ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ جسے آج تک کوئی سمجھ نہیں پایا۔

اس کہانی کا تعلق ایک اصل واقعہ سے (inspired) ہے جہاں ایک شخص کا یہ دعویٰ تھا کہ .... وہ اپنی زندگی ہنسی خوشی اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ گزار رہا تھا مگر پھر ایک دن اُس کی

انکھ کھلی اور سب غائب...اُس کی بیوی، اُس کے بچے، اُس کا وہ وقت، وہ زندگی سب اچانک غائب۔

اب اس کہانی میں کتنی سچائی ہے یہ تو اللہ کو معلوم۔ مگر یہ کہانی میری کہانی کی تکمیل کی وجہ ضرور بنی۔ اللہ سے دُعا ہے کہ آپ کو یہ کہانی پسند آئیں...آمین!

آپ یہ کہانی پڑھنے کے بعد مجھے اپنی قیمتی رائے ضرور دیجیئے گا...مندرجہ ذیل ای میل یا (instagram) پر (DM) بھی کر سکتے ہیں۔

INSTAGRAM: zayan_thebo

EMAIL: zayanthebo@gmail.com

آپ کا اپنا لکھاری،

زیان تھیبو!

السلام و علیکم!

بخت سے تو کیسی شکایت

وقت ہی ہے خراب سہیلی

وقت سے بڑھ کر کون ہے ظالم

اور وقت ہی ہے سراب سہیلی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شفاف نیلے آسمان پر اُڑان بھرتے پرندے میرے سر کے اُوپر سے ہو کر گزرے... تو میں نے سر اُٹھا کر آسمان کی سمت دیکھا۔ تو محسوس کیا کہ سورج آج کچھ کم چمک رہا تھا...... بادل اُسے بار بار اپنی زد میں لے رہے تھے۔ پھر پھولوں کو دیکھا۔ پارک میں مختلف پھول صبا کی سمت میں کھلکھلا رہے تھے......اور صبا کو اپنی خوشبو سے معطر بنا رہے تھے۔

سب وقت کے اندر ہے......اور دلفریب بھی۔

میں پھولوں کی خوشبو سے لطف اندوز ہوتے ہوئے... کسی خیال میں..... یا..... کسی کے خیال میں گُم... خود آپ مسکراتے ہوئے۔ ذہن کے پردے پر ایک حسین تصویر بنائے ہوئے..... ہاتھ میں گلاب لیے...... کچھ پڑھنے میں مشغول تھا...

"تم تو ہو مہتاب سہیلی

دلکش ایک سیلاب سہیلی"

وقت کا مسافر.... وقت کے اندر تھا... (فلحال تو.....)

"ایمان کیا لگتی ہے تیری۔" میں نے خیالوں کی دنیا سے قدم باہر رکھا... تو خود کے سامنے کھڑے یونیورسٹی کے غنڈے... مطلب... امیر باپ کی بگڑی اولاد "ولید" کو کھڑے... بغیر کسی سلام ودعا کے سوال کرتے پایا۔ اور وہ بھی اس انداز میں... حد ہے۔

"ہاں؟ ایمان...... کون؟" میں نے سوچتے ہوئے کہا۔

"اچھا... کون ایمان...؟ وہ ایمان جس کے ساتھ تو آج کل کچھ زیادہ ہی نظر آ رہا ہے۔ وہ ایمان جس کے ساتھ آج تو بیٹھ کر چائے کی چسکی لیتے ہوئے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔" وہ یوں تیش میں کہے رہا تھا.... کہ جیسے.....

"ایمان کہی تمہاری بہن تو نہیں...؟؟" میں نے صرف سوچا بولا نہیں۔ مجھے کم عمری میں شہید ہونے کا شوق تھوڑی ہے۔

"اچھا... وہ ایمان وہ تو... بس میری دوست ہے۔" میں نے دانٹ دیکھاتے ہوئے جھوٹ بولا... سفید جھوٹ۔

"دوست ہی رہے بیٹا..." میرے قریب آکر بولا۔ "اُس سے آگے نہ جائے... سمجھا۔" گال پر تھپکی دی۔

"ورنہ... کک... کیا۔" میں نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"ورنہ..." آبرو اُچکائے مجھے دیکھا... پھر میرے قریب آکر اپنے دونوں ہاتھ میرے کندھے پر پھیلائے۔ "دوست ہے... دوست ہی رکھ... ورنہ کیا ہو گا... ہمم..." سوچنے لگا پھر بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”کچھ بھی ہوگا وہ تیرے لیے تو ذرا اچھا نہیں ہوگا... تو مت جان... سمجھا۔“ فاتحانہ مسکراہٹ سجائے مجھے دیکھا اور پھر وہ پلٹ گیا۔

”پیا......پیار کرتا ہوں ایمان سے...اور...اور بہت جلد شادی بھی کرلوں گا۔“

جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔

”اپنا نمبر مجھے یاد سے دے کر جانا...وہ کیا ہے نہ شادی کا کارڈ واٹس ایپ پر سینڈ کرنا ہوگا نا۔“ میں نے انتہائی معصومیت سے سینے پر ہاتھ بندھے...چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے کہا۔

”محبت ہمت تو دیتی ہیں، یہ تو پتا چل ہی گیا... مگر... کیا...“

”کیا کہا...“ وہ لال پڑتے چہرے کے ساتھ میرے قریب آنے لگا۔

”پیار کرتا ہوں...اور بہت...“ ابھی الفاظ منہ میں ہی تھے کہ...

”آمی...ی...ی...ی...“ یہ الفاظ اُس کے ناک پر مارے گئے زوردار مکے کے بعد بے ساختہ میرے حلق سے نکلے۔ میں زمین پر ناک پکڑے کراہ رہا تھا۔ خون کی ایک لکیر میری ناک سے نکل کر گردن تک آئی۔

”آئندہ اگر یہ الفاظ منہ سے نکالے نا...تو پورا جسم مفلوج کر دوں گا... سمجھے۔“ وہ میرے منہ پر جھک کر انگلی کے اشارے سے تھوک اُڑاتے ہوئے چیخا۔

”مگر کیا محبت طاقت بھی دیتی ہیں؟ وہ اب پتا چلنا تھا۔“

میں نے ہاتھ ادھر اُدھر زمین پر گھومایا کہ کوئی پتھر آجائے ہاتھ میں...البتہ پتھر تو نہیں مگر مٹی ضرور ہاتھ لگ چکی تھی...میں نے مٹھی بھر مٹی اُس کی آنکھوں کی طرف اُچھل دی۔ وہ ”آہ“ بھرتے آنکھوں کو مسلتے زمین پر گر گیا۔

میں کھڑا ہوا ناک کو آستین سے صاف کیا۔

”وہ کہتے ہے نا...“ اب کی بار میں اُس آنکھیں مسلتے ولید کے منہ پر جھکا۔

“every action has an equal and opposite reaction”

”کاش تم نے یہ پڑھا ہوتا ولید۔“ میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اور بیٹا سن...شادی تو میں ایمان سے ہی کروں گا۔“ اب کی بار میں نے گال تھپتھا پا کر کہا۔

میں اُٹھا اور فوراً اُسے پارک سے نکلنا چاہا کہ کہیں ولید دوبارہ نہ اُٹھ جائے۔ ابھی کچھ قدم ہی آگے بڑھائے تھیں کہ......

"اتنی بھی جلدی کیا ہے...؟؟ ابھی تو ہم بھی ہیں۔" دو لڑکے میرے سامنے کھڑے تھے۔ دراصل لڑکے نہیں چمچے...ولید کے۔

"جان لے لو اس کی۔" زمین پر گرے بادشاہ نے اپنے دو وزرا کو حکم دیا۔

اور اُس حکم پر ایک وزیر نے میرے منہ پر مکا دے مارا... میں تھوڑا پیچھے کھسکا...

اگر ایسا ہے تو...ایسا ہی سہی۔

میں نے آگے بڑھ کر اُس کا گریبان پکڑا اور پوری شدت سے اُسے گھسیٹنے لگا...دوسرا وزیر مجھے پیچھے سے کھینچنے لگا... میں نے پوری قوت سے کوہنی اُس کے پیٹ میں گھسا دی...وہ پیچھے ہوا تو سامنے والے وزیر نے زوردار لات ماری... میں نے کراہ کر اُس کا گریبان چھوڑ دیا۔ وہ میرے قریب آیا...اور ہاتھ بڑھا کر مارنے ہی لگا تھا کہ... میں نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر ایک زوردار مکا اُس کی ناک پر دے مارا۔ وہ آہ بڑھتا زمین پر جا گرا۔

میں جیسے ہی پیچھے مڑا کہ یکدم دوسرے وزیر نے ایک زوردار مکا میری آنکھ پر دے مارا۔ جس کی زد میں آتے ہی میں زمین پر گر پڑا۔ اپنی آنکھ پر ہاتھ رکھے میں زمین پر کراہنے لگا۔ دوسرا وزیر میرے منہ کے سامنے آیا۔

"کیا ہوا...شادی نہیں کرنی۔" فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔

اب بات عزت کی تھی۔ یہ جملہ سن کر میں نے دونوں پاؤں اُٹھا کر اُس کے پیٹ پر دے مارے... جتنی شدت سے لات ماری گئی تھی اُتنی ہی شدت سے وہ پیچھے گرا۔

میں بامشکل اُٹھا...اور مسکرا کر اپنی جیت کی خوشی منانے لگا... گرا ہوا پہلا وزیر...دوسرا وزیر... اور...اور ولید...ولید کہاں گیا...؟ میں ابھی یہی دیکھ رہا تھا کہ...دفعتاً کسی نے پوری قوت سے کوئی چیز میرے سر پر دے ماری۔

یکدم ہی میرا سر گھومنے لگا...اور میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا...میں نے خود کو زمین پر گرتا محسوس کیا...درد کی لہر نے سر میں ڈوری اور درد کی تاب نا لاتے ہوئے میں نے آنکھیں میچ لیں۔

پھر کیا ہوا؟ ٹھیک سے یاد نہیں۔

Clubb of Quality Content

..........*

جب میری آنکھ کھلی تو میں ہسپتال کے کمرے میں تھا۔ حسن نے مجھے بتایا کہ ولید نے کسی نکیلی چیز سے میرے سر پر وار کیا تھا۔ جس کی وجہ سے کافی خون بھی نکل چکا تھا وہ تو حسن درست وقت پر پہنچ گیا اور مجھے ہسپتال لے گیا۔ ورنہ یقیناً میری آنکھ جہنم کی گرمی سے ہی کھلنی تھی۔

کچھ دن لگے مجھے بہتر ہونے میں... پندرہ ٹانکیں آئے تھے ولید کی مہربانی سے میرے سر پر... جن کو کھلنے میں کوئی دو سے تین ہفتے لگے تھے۔

ان دو ہفتوں میں کوئی پوری یونی آچکی تھی میرا حال پوچھنے... مگر مجھے جس کا انتظار تھا... وہ آج آئی تھی...

"اب کیسی طبیعت ہے...؟؟" وہ میرے پاس بیٹھے حال پوچھ رہی تھی۔

"تم آگئی ہو... تو اب ٹھیک ہو جائے گی۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میری بات پر وہ بھی مسکرا دی۔

"ولید آیا تھا... میرے پاس۔" ایمان کی بات پر میں ٹھٹکا۔

"کیا...کچھ کیا...تو نہیں...؟؟"میں نے فکر مند لہجے میں پوچھا۔

"نہیں... نہیں کچھ نہیں کیا وہ تو بس... معافی مانگنے آیا تھا۔"

"معافی...؟؟"میں نے نا سمجھی سے کہا۔

"ہاں..."اُس نے اثبات میں سر ہلایا۔"کہہ رہا تھا کہ اُس کے ڈیڈ اُسے امریکہ بھیج رہے ہیں۔"

"تو..."

"تو یہ کہ مجھ سے شادی نہیں کر سکتا۔"اس جملے پر ایمان کھلکھلا کے ہنس نے لگی۔البتہ میں حیران نظروں سے اُسے دیکھتا رہا۔

"کک... کیا تم اُسے...شادی کرنے والی تھی...؟؟"میں نے بوجھل دل سے پوچھا۔

"بلکل... نہیں اسٹیوپڈ..."اُس کے الفاظ پر میں نے ایک پُر سکون سانس خارج کی...اور بیڈ سے ٹیک لگالی۔

"اُس نے خود ہی شادی کے خواب سجائے ہوئے تھے۔"ایمان نے وضاحت کی۔

"تمھیں مارنے کی کسی نے وڈیو بنالی تھی...اور انٹرنیٹ پر اپلوڈ کردی اور وہ...وائیرل ہو گئی۔ اب ولید کے ایم۔ایل۔اے والد پر اس سے پہلے کہ سوال اُٹھنے لگیں کہ کیسے اُن کا بیٹا راہ چلتے لوگوں کو کھلے سانڈ کی طرح ٹکریں مارتا پھر رہا ہے...تو اُنہوں نے پہلے ہی اُسے امریکہ بھیجنے کا فیصلہ کرلیا۔"

میں نے اُس کی پوری بات سنی۔

"تو...پھر تم نے کیا کہا۔" میں نے سوالیہ نگاہوں سے پوچھا۔

"میں نے..." ایمان کچھ سوچنے لگی۔

"کہ نہیں ولید...خدایا ایسا مت کرو...میں تمھارے بغیر مر جاؤں گی...مجھے مت چھوڑو... یوں ولید...مجھے نہ چھوڑو ولید!" وہ انیس کی دہائی کی کسی اداکارہ کی طرح ایکٹنگ کررہی تھی... ایسا کہ اُسے ہاتھوں میں چھوڑیاں نہیں پہنی ہوئی تھی ورنہ اُنہیں بھی زمین پر ہاتھ مار کر توڑ دیتی اور پھر کہتی "نہیں ولید مت جاؤں مجھے چھوڑ کے۔"

میں اُسے اسی طرح منہ کھولے دیکھ رہا تھا...

"کیا۔" میں نے نظروں سے پوچھا۔

وہ جو اپنی ہی ایکٹنگ پر قہقہہ لگاتی لوٹ پوٹ ہو رہی تھی مجھے یوں حیران دیکھ کر منہ بنا کر بولی،

"لگتا ہے کہ تمھارے سر پر واقعی چوٹ کا اثر ہوا ہیں۔"

میں اب بھی اُسے نا سمجھی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ شاید واقعی چوٹ کا اثر ہی تھا کہ باتیں کچھ دیر بعد دماغ میں داخل ہو رہی تھی۔

مجھے یوں دیکھ کر وہ بولی،

"میں نے کہہ دیا کہ یہ خواب مسٹر ولید آپ کا تھا... میرا نہیں۔ مجھے آپ سے شادی کرنے میں نا کوئی انٹریسٹ تھا...اور نا ہیں...اور یقینَ َاقیامت تک نا ہو گا۔" وہ کاٹ دار لہجے میں بولی۔

"تو پھر اُس نے کیا کہا؟" میں نے تجسس سے پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں...وہی ناکام عاشقوں کی طرح چلا گیا۔ اچھا ہوا دو سمسٹرز سے میرے پیچھے لگا ہوا تھا... شکر ہے جان چھوٹی اُس سے۔" ایمان نے پُر سکون سانس لی۔

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔

"ایمان..." میں نے خاموشی توڑی۔

”میں کچھ بولنا چاہتا ہوں تم سے...“میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

”ہاں بولو۔“

میں نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے گلدن سے پھول اُٹھائے... جن میں خوشبو تو بلکل نہیں تھی... البتہ مٹی ضرور جمی ہوئی تھی... مگر اس وقت یہ بھی بہتر تھے۔ میں گھٹنوں کے بل اُس کے سامنے بیٹھ گیا۔

”تم... مجھ... مجھ... تم مجھ سے شادی کرو گی۔“میں نے گردن جھکائے تیز تیز بول دیا... شرما کے نہیں... اس ڈر سے کہ کہی وہ اُٹھ کر تھپڑ ہی نہ مار دے۔

کچھ دیر خاموشی رہی تو میں نے چہرہ اُٹھا کر دیکھنا چاہا...

”کیا ہوا...“میں نے خاموش بیٹھی ایمان سے پوچھا۔

یکدم ایمان کھڑی ہوئی۔

”ایمان تمھاری مرضی ہے... میں نے تو صرف پوچھا ہے۔“میں گھبرا کر بولا۔اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے گلدن کو اپنی گرفت میں لے لیا کہ کہی یہی نہ اُٹھا کر دے مارے۔

ایمان نے ایک قہقہہ بلند کیا اور پھر ہنستی ہی چلی گئی۔ ''پاگل...''

''آف کورس اسٹیوپڈ...''اُس نے مسکراتے ہوئے میرے ہاتھ سے پھول قبول کر لیے...

اور...اور مجھے بھی قبول کر لیا۔

تم کو ہر وقت تکتا ہوں

تم ہو میرا خواب سہیلی

..........*

''فلم اچھی تھی نا...؟''میں نے ایمان سے پوچھا۔

آج ہماری شادی کو پورے دو برس مکمل ہو چکے تھے۔ میں نے ایمان کو پروپوز کرتے ہی اُس سے نکاح کر لیا تھا۔ ہم آخری سیمسٹر میں تھے جب ہمارا نکاح ہوا تھا۔ نکاح کے فوراً بعد ہی پیپرز شروع ہو گئے تھے۔ پھر دو سال بعد میری اور ایمان کی شادی ہوئی۔ ان دو سالوں میں...میں ایک بینک میں جوب کرتا رہا اور قسمت اور وقت مجھ پر اس قدر مہربان تھے کہ صرف دو سالوں میں...میں اُسی بینک میں اسسٹنٹ مینیجر بن گیا۔

اور ایمان ان سالوں میں ایک نیجی ہسپتال میں ہاؤس جوب کرتی رہی۔اور پھر دونوں کی رضا مندی سے ہم نے شادی کا فیصلہ کرلیا۔اور قدرت کا اگلا انعام تب ہوا جب ہمارے یہاں ہمارے بیٹے کی ولادت ہوئی......طٰہٰ کی ولادت۔میں اپنی زندگی سے بے حد خوش تھا۔

مگر وقت کو شاید زیادہ عرصے تک کسی کی خوشیاں برداشت نہیں ہوتی۔

"صحیح ہی تھی...بس...مجھے ویسے بھی ان ٹائم ٹریول(time travel)کی سمجھ میں نہیں آتی۔"ایمان چلتے ہوئے بتا رہی تھی۔

"اچھا...اور ایسا کیوں؟"میں طٰہٰ کو گود میں اُٹھائے تجس سے پوچھ رہا تھا۔

"جو چیز حقیقت میں نہیں ہو سکتی...وہ دیکھنے کا کیا فائدہ...؟"

میں نے اُس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا..."اور تم سے کس نے کہا یہ حقیقت نہیں...؟"

میرے سوال پر اُس نے حیرت سے مجھے دیکھا۔"کیا مطلب...؟"

"مطلب...وقت میں سفر حقیقت نہیں کس نے کہا..."ہم گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔

"کسی نے ابھی تک کیا تو نہیں نا..."اُس کے جملے پر میں مسکرایا۔

”ہم نے تو آج تک جنت و جہنم بھی نہیں دیکھے ہیں... تو کیا مطلب وہ بھی سچ نہیں؟“

”نہیں وہ تو بیشک حقیقت ہیں۔“ وہ کچھ اُلجھی۔

”اچھا تو ایک بات بتاؤ... کیا آج سے کچھ سال پہلے کوئی سوچ بھی سکتا تھا کہ آپ پاکستان میں ہو... اور آپ ہزاوں میل دور لندن کے کونے میں بیٹھے کسی اپنے سے بات کر سکتے ہو... وہ بھی اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے بغیر کسی خط، کسی ڈاک کے۔“

”نہیں نا...“ میں نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیتے ہوئے بات آگے بڑھائی۔

”اور یہ تمھیں کیسے پتا چلا... کہ آج تک کسی نے ٹائم ٹریول نہیں کیا۔“ میرے سوال پر وہ کچھ سوچ میں پڑی۔ میں نے اب کہ گاڑی سڑک پر نکال لی۔

”مطلب سائنس اب تک اس پر کوئی کامیاب تجربہ انجام نہیں دے پائی ہیں۔“

”ایمان... ایمان... سارا مسئلہ ہی تو وقت کا ہے..... یہ آج تک کسی کی سمجھ میں کہاں آیا ہے؟... سائنس نے فلحال اتنی ترقی نہیں کی کہ وہ وقت کو مکمل سمجھ سکے۔ یہ صرف اللہ کے علم میں ہے کہ وقت کیا چیز ہے... کتنا ظلم... کتنا مہربان۔“ ایمان مجھے دم سادے سن رہی تھی... میں نے بات جاری رکھی۔

”پتا نہیں کتنے لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ وقت میں سفر کر چکے ہیں..... مگر ہم یا سائنس اُنہیں تسلیم نہیں کرتی کیوں؟...... کیوں کہ ہم نے یا سائنس نے خود اسے ابھی تک (experience) تجربہ نہیں کیا۔“ میں نے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اور ہم بن دیکھے دقیانوسی باتوں پر تو آنکھ بند کر کے یقین کر لیتے ہیں۔ مگر ایسی باتوں پر یقین نہیں کر پاتے... کیوں؟ کیوں کہ ہمارے ذہن بہت محدود ہے... وہ بس ان باتوں کو سمجھ سکتے ہیں جو اُن کے سامنے ہو...... یا بچپن سے اُنہیں بتایا گیا ہو کہ یہ ایسا ہیں اور یہ ایسا۔ باقی جو باتیں ہمارے ذہن سے بالاتر ہو تو ہم اُسے جھوٹلا دیتے ہیں کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ تو ممکن ہی نہیں؟ مگر ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ ہم اُس دنیا میں ہیں جس کا بنانے والا... القادر ہے... ہر چیز پر قدرت رکھنے والا۔ اُس کے لیے وقت میں سفر کروانا بھی کوئی مشکل نہیں وہ جسے چاہے وقت میں بھی سفر کروا سکتا ہے۔“ میں نے مسکرا کر ایمان کو دیکھا۔

”احد...“ ایمان نے کچھ سوچنے کے بعد کہا۔

”ہمم۔“

"اگر تم کبھی وقت میں پیچھے چلے گئے...... تو بھی کیا مجھ سے ہی شادی کرو گے...؟؟" کتنے تجس سے یہ سوال پوچھا گیا تھا... جس پر میں کھلکھلا کر ہنس دیا۔اور پھر ہنستا ہی چلا گیا۔

میں نے ایمان کا گھورتا چہرہ دیکھا۔

"اچھا...اچھا..."ہنسی دبا کر کہا۔"بتاتا ہوں...تو ہمم...ہاں۔"کچھ سوچنے کے بعد کہا۔

"ایک غلطی... بار بار نہیں کرتے ایمان..."اور پھر میں نے زوردار ایک قہقہہ بلند کیا۔

"احد..."وہ ہاتھ چلنے لگی...اور میں ہنستا رہا۔

"ایمان...ایمان گاڑی چلا رہا ہوں ایکسیڈینٹ ہو جائے گا۔"میں الفاظ پر اُسنے ہاتھ چلنے بند کیے.....وہ منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

میں نے بامشکل ہنسی دبائی۔"اچھا سنو تو یار...مذاق کر رہا تھا......اگر مجھے..."میرے جملے پر وہ مڑی۔

"اگر مجھے یہ موقع بار بار ملے کہ میں وقت میں پیچھے چلا جاؤں تو بھی...میں تم سے ہی شادی کروں گا...ہر بار... بار بار ایمان۔"میں نے پیار سے مسسکرا کر کہا...تو وہ بھی مسکرا دی۔

..........*

رات کو ڈنر کرنے کے بعد ہم گھر پہنچے...میں نے گاڑی پورچ میں پارک کی اور اندر جانے لگا۔

"صاحب۔" خان بھائی نے مخاطب کیا۔

"ہاں..."

"آپ سے ملنے کوئی آیا ہے..."

"مجھ سے ملنے...اچھا کون......؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"پتا نہیں صاحب مگر وہ آپ کو باہر بولا رہے ہیں..." خان بھائی نے آگاہ کیا۔

"اچھا..." میں حیرت سے باہر آیا تو ایک شخص میری سمت پشت کیے کھڑا تھا۔

"جی آپ کون...؟؟"

میری آواز پر وہ میری سمت مڑا۔

"کیوں پہچانا نہیں احد..." مسکراتے چہرے والا شخص مجھے کچھ جانا پہچانا لگنے لگا... مگر کون...؟ کون؟

ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ... "تمہارا سر...اب کیسا ہے؟؟"اُس نے سر کی طرف اشارہ کیا۔

"جی...؟؟"میں نے ناسمجھی سے کہا۔"میرا سر...؟"

کہ یکدم ہی مجھے کچھ یاد آیا۔

("ایمان کیا لگتی ہے تیری؟")

میں کچھ پل کے لیے ٹھٹکا۔

"ولید..."میں نے انگلی کے اشارے سے حیرت سے کہا...تو وہ مسکرا دیا۔

اُس نے آگے بڑھ کر مجھے گلے سے لگایا... مگر میں ابھی بھی... حیرت زدہ تھا۔ یہ تو کہیں سے بھی ولید نہیں لگ رہا تھا... گنڈا ولید...اب انسان کی اولاد لگ رہا تھا۔

"کیسے ہو...؟؟"میں نے اب کی بار سنبھلتے ہوئے کہا۔

"تمہارے سامنے ہوں..."وہ کندھے اُچکا کر بولا۔"اندر نہیں بلاؤں گے؟؟"

"کیوں نہیں آؤ آؤ..."میں گیٹ کی طرف مڑنے لگا۔

"اندر بھی آؤں گا... مگر مجھے ابھی تم سے ایک کام ہے۔" عجیب سی مسکراہٹ سے بولا۔

"مجھ سے...ہاں بولو۔"

میرے الفاظ میں اُس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا...اور کچھ نکالا۔

"یہ کیا؟ ولید..."میں نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"یہ...یہ تو تمھیں ایک اچھی نیند دے گا..." عجیب ہی ہنسی ہنستا وہ میرے قریب آتے ہوئے بولا۔

"نہیں ولید... نہیں...خان...بھا..."الفاظ منہ میں ہی رہے گئے۔ ولید نے ایک مرتبہ پھر پوری شدت سے میرے سر پر وار کیا۔اور جو آج سے چار سال پہلے کیا تھا...اُس روز پارک میں آج پھر میں نے وہی محسوس کیا۔میں زمین پر آگرا اور درد کی ایک شدید لہر میرے سر سے گزری تو میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا...میں نے درد کی تاب نہ لاتے ہوئے آنکھیں میچ لیں۔

..........*

میری آنکھ ایک جھٹکے سے کھلی...میں نے کسی تاریک پڑی جگہ پر خود کو زمین پر لیٹے ہوئے پایا۔

میں بامشکل کھڑا ہوا...یہاں کیا تھا...کیا نہیں...کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا...تھا تو بس اندھیرا...اور بس اندھیرا۔

ابھی میں اپنی جگہ پر گھول گھول گھوم ہی رہا تھا کہ کچھ نظر آجائے تو دفعتً ااایک روشنی نظر آئی...جو قدرے پھیکی تھی......جہاں سے روشنی آرہی تھی میں نے وہاں کچھ اور بھی دیکھا...

"دروازہ"...بھوری لکڑی کا ایک قدآمد دروازہ جو اندھیرے میں بھی چمک رہا تھا۔روشنی یوں تھی کہ صرف دروازہ ہی نظر آرہا تھا...باقیہ پوری جگہ اُسی طرح تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔

میں نے اپنے قدم اُس سمت بڑھائیں...اب کہ میں بلکل سامنے کھڑا تھا دروازے کہ مگر......

دروازہ کافی اوپر تھا...جیسے دیور میں بنوایا گیا ہو۔اور میں فرش پر قدرے دوری پر کھڑا تھا۔میں نے ایک قدم آگے بڑھایا...تو ٹھوکر کھا کر گر پڑا...میں اُٹھا اور ہاتھوں سے محسوس کیا...

"سیڑھی" میں نے زیرِ لب کہا۔تو دروازے تک پہنچنے کے لیے سیڑھیاں تھیں۔

میں نے پہلا قدم اُٹھایا اور احتیاط سے پہلی سیڑھی پر رکھا۔ جیسے ہی میں نے پہلا قدم رکھا تو میرے ذہن میں ایک منظر گھوما... جب میری آنکھ اسپتال کہ کمرے میں کھلی تھی۔ ولید کے زخمی کرنے کے بعد۔

میں نے دوسرا قدم رکھا تو پھر سے ذہن کے پردے پر ایک تصویر بنی... جب میں نے ایمان کو پروز کیا تھا۔ میں جیسے جیسے بلندی اُبھور کرتا گیا... زندگی کا ایک ایک حسین پل میرے ذہن کے پردے سے ایک ریل کی مانند گزارتا رہا...

پہلی سیڑھی......جب میری آنکھ اسپتال میں کھلی تھی۔

دوسری سیڑھی......جب میں نے ایمان کو پرپوز کیا تھا۔

تیسری سیڑھی......میرا نکاح۔

چھوتی سیڑھی......میری گریجویشن (graduation)۔

پانچوی سیڑھی......اچھی جوب۔

چھٹی سیڑھی......پروموشن۔

Clubb of Quality Content

ساتوی سیڑھی......میری شادی۔

آٹھویں سیڑھی......طٰہٰ کی پیدائش۔

نویں سیڑھی......طٰہٰ کا پہلا کلام۔

اور دسوی سیڑھی......میری حسین زندگی کی پوری ایک جھلک میرے ذہن سے ہو کر گزار گئی۔ میں ساکت تھا...یہ ہو کیا رہا تھا میرے ساتھ؟

"کیوں...کیسے" دو سوال...

مگر ایک ہی جواب..."کسے معلوم؟"

میں نے ہاتھ بڑا کر دروازہ کھولا.....ایک دم ہی تیز روشنی دروازے سے نکلتی ہوئی میرے چہرے پر پڑی تو میں نے ہاتھوں سے آنکھوں کو چھپا لیا......پھر ہاتھوں کی چھتری بنائیں آنکھوں پر رکھے آنکھیں کھولیں مگر کچھ بھی دیکھنے سے قاصر رہا۔ روشنی پوری شدت سے میرے منہ پر پڑ رہی تھی...میں نے ایک قدم آگے بڑھایا اور دروازے کے پار رکھا......تو محسوس ہوا کہ دروازے کے پار زمین ہی نہیں تھی...مگر اب دیر ہو چکی تھی...بلکہ بہت دیر۔

میں اپنا توزن کھو چکا تھا...اور پھر میں ہوا میں جھولتا ہوا نیچے گرنے لگا...رفتار اتنی تیز تھی کہ میں اپنی آنکھیں بھی نہیں کھول پا رہا تھا۔میری سمجھ سے باہر تھا کہ یہ میرا خواب ہے یا حقیقت...اگر حقیقت ہے تو آج تو میں جان سے گیا...

میں نے اپنا وجود زمین سے لگتے ابھی محسوس ہی کیا تھا...اور ایک درد کی لہر کو میں نے پاؤں سے سفر کرتے سر تک آتے محسوس کیا...ایسے جیسے سب سیلو موشن میں ہو رہا تھا۔درد کی لہر سر میں پہنچی اور...پھر

میں نے یکدم جھٹکے سے آنکھیں کھولیں...نا تو یہ جنت لگ رہی ہے...نا ہی دوزخ...ایک سفید کمرہ...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں کہاں ہوں؟"میں بڑبڑایا۔

"احد..."کسی کا چہرہ میرے سامنے آیا...ایک شناسا سا چہرہ۔

"حسن..."میں نے چہرے پر غور کرتے ہوئے کہا۔

"احد.....احد تم ٹھیک تو ہو...؟؟"قریب آ کر حسن نے پوچھا۔

"مجھے...مجھے کک... کیا ہوا تھا؟" میں نے اُٹھتے ہوئے پوچھا...درد کی لہر اب بھی سر میں گھوم رہی تھی۔

"تمہارے سر پر ولید نے کوئی چیز پوری شدت سے ماری تھی...بہت خون بہہ گیا تھا وہ تو اچھا ہے وقت پر میں آگیا۔" حسن مجھے بیٹھاتے ہوئے بتا رہا تھا۔

"شکریہ یار..... تو ہر بار یہ بچا لیتا ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوست اور ہوتے کس لیے ہیں۔"

میرے ذہن میں اچانک ایک خیال امڑا۔

"ایمان......ایمان کہاں ہے...اُسے بتایا کیا تو نے؟"

"ایمان...؟" حسن نے قدرے حیرت سے مجھے دیکھا۔" ایمان اپنے گھر پر ہو گی...اور اُسے کیوں بتانا تھا؟" سوالیہ حیرت سے پوچھا۔

"حسن کیا ہو گیا وہ بیوی ہیں میری...اُسے تو بتانا چاہیئے نا؟"

"بیوی۔" حسن نے آبرو اُچکائے میرے چہرے کا جائزہ لیا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا۔

"لگتا ہے احد چوٹ کچھ زیادہ ہی لگی ہے۔" اُس نے ہنسی کو با مشکل روک کر کہا۔

اور میں منہ کھولے اُسے گاہے بگاہے دیکھتا رہا۔

"حسن کیا مطلب تمھارا...؟"

"ایمان بیوی ہے نا میری اور ہمارا ایک بیٹا بھی ہے طٰہٰ۔"

میری بات پر اُس نے اور شدت سے قہقہہ بلند کیا۔ "احد تم واقعی میں پاگل ہو گئے ہو...بیوی اور بیٹا۔"

ایک درد کی ٹیس میرے سر میں اُٹھی۔ "حسن...کک کیا یہ 2018 ہے؟"

"آف فکورس نہیں...یہ 2013 ہے۔"

حسن نے جیسے دھماکہ سا کیا تھا... "کک کیا...نن... نہیں نہیں تم...... تم مذاق کر رہے ہو نا حسن...ہیں نا۔"

"نہیں احد......یہ دیکھوں..." حسن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے اپنا موبائل میری آنکھوں کے سامنے کیا۔

"7 july 2013"

موبائل کی اسکرین پر چمکتی یہ تاریخ اور اس پر تھمتی میری دنیا... میں جم سا گیا تھا... آسمان گرنا کسے کہتے ہیں... میں آج جان گیا تھا۔

میرے ذہن کے پردے پر ایمان اور طٰہٰ اُبھرنے لگے...

"تم مجھے پارک میں ملے تھے... ولید نے تمھارے سر پر کچھ مارا تھا۔" حسن بتا رہا تھا... مگر میں منجمد سا کہیں اور تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بخت سے تو کیسی شکایت

وقت ہی ہے خراب سہیلی

..........*

میں اُسی طرح بستر پر تھا... اور یونی سے کوئی نا کوئی ملنے آجاتا تھا... مگر میں اب تلک اسی سوچ میں تھا کہ "یہ ہوا کیا ہے؟"

سوال... کیوں؟ کیسے؟

اور جواب... کسے معلوم؟

("سارا مسئلہ ہی وقت کا ہے۔")

ایمان کے ساتھ کی ہوئی گفتگو بار بار میرے ذہن میں گونجنے لگتی۔

حسن کے مطابق میں کوئی خواب دیکھ رہا تھا... جو میری آنکھ کھولنے پر ختم ہو گیا۔ مگر خواب کیسے؟ ویسے بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کبھی یہ یاد نہیں رکھ پاتے کہ آپ کا خواب شروع کہاں سے ہوا تھا مگر مجھے تو یاد تھا سب... تو کیا یہ خواب نہیں تھا تو کیا تھا؟ پہلے پہلے پہل مجھے یوں محسوس ہوا تھا کہ شاید میں بہت سال کومہ میں تھا مگر نہیں... میں تو صرف دو گھنٹے کے لیے بے ہوش ہوا تھا... تو پھر یہ دو گھنٹے میں چار سال کا سفر کیسے...؟؟

میں نے کچھ دن بہت سوچا بہت سوچا... مگر پھر......

("سارا مسئلہ ہی تو وقت کا ہے..... یہ آج تک کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔") ایمان سے کہے گئے مجھے اپنے الفاظ یاد آتیں۔

مگر ہاں یہ ضرور ہے ایمان اور طٰہٰ کی یادوں نے میری نیند چین لی تھی۔ البتہ ایمان کو تو میں دیکھا سکتا ہوں مگر طٰہٰ...... اُسے کیسے اور کہاں دیکھوں؟

مجھے طٰہٰ کی یاد آرہی تھی... بہت زیادہ... اور یہ اُس کی یاد ہی تھی کہ جس نے مجھے رُولا یا تھا۔

''مرد نہیں روتے'' غلط مرد روتے ہیں اپنے گھر والوں کے لیے... مرد ہی تو روتے ہیں... بس شاید اُن کے آنسو دنیا کو نظر نہیں آتے... یا شاید وہ اپنے آنسو دنیا کو دیکھاتے نہیں ہیں۔

وقت نے میرے ساتھ کیا کھیل کھیلا تھا میری سمجھ اور عقل دونوں سے باہر تھا۔ کوئی کومہ سے جگتا ہے تو حیران ہوتا ہے کہ وقت نے کیسے اسکے اتنے سال کھا لیے..... اور یہاں میں حیران تھا کہ وقت نے کیسے میرے اتنے برس پھر سے میرے نام کر دیے... وقت مہربان تھا؟ یا ظالم میری سمجھ سے تو بالا تر ہی تھا۔ کاش وقت مجھ پر یہ مہربانی نا کرتا... لوگوں کی نظر میں وہ دو گھنٹے تھے... مگر میرے لیے چار سال تھے... جو وقت میں معدوم ہو گئے۔ نہ صرف چار برس بلکہ میرا طٰہٰ وہ بھی وقت میں کہی معدوم ہو گیا... وقت ظالم ہی تھا۔ میرے لیے تو۔

میں نے اپنی نم پڑتی آنکھیں صاف کیں۔

کچھ دن یہ سلسلہ یوں یہ چلا پھر میں نے وہی کیا... جو بنتا تھا۔

صبر...

اور حالات کو سینے سے لگا ہی لیا۔

میں نے البتہ یہ ضرور محسوس کیا تھا کہ جو سب میرے ساتھ پہلے ہو چکا ہے تقریباً اُسی طرح سے سب ہو رہا تھا... جیسے میں وقت میں سفر کر کے پھر سے پیچھے آگیا ہوں۔اور جہاں تک مجھے یاد ہے... تو آج...آج تو ایمان نے آنا تھا۔

میں بے صبری سے اُس کے انتظار میں تھا...اور کچھ پڑھ بھی رہا تھا...

تم تو ہو ماہتاب سہیلی

دلکش ایک سیلاب سہیلی

تم کو ہر وقت تکتا ہوں

تم ہو میرا خواب سہیلی

میری ہر ایک مشکل کا

تم ہی ہو جواب سہیلی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم بھی مجھ کو پڑھ کر دیکھو

میں بھی ہوں کتاب سہیلی

"کیا میں اندر آسکتی ہوں۔" دروازے کی اوٹ میں کھڑی وہ مسکراتی "سہیلی" پوچھ رہی تھی۔

اب بھی تم کو چاہتا ہوں

سو لایا ہوں گلاب سہیلی

"کیا... تمھیں اجازت کی ضرورت ہے؟"

میں بھی ہوں وقت کا مسافر

تم بھی ہو نایاب سہیلی

وہ مسکراتے ہوئے میری طرف آنے لگی......

میں نے پھر سے اُن لمحات کو محسوس کیا۔ گزرے ہوئے زمانے پھر سے لوٹا دیے گئے تھے مجھے۔

بخت سے تو کیسی شکایت

وقت ہی ہے خراب سہیلی

”تو کیا وقت مجھ پر مہربان تھا؟ یا پھر کیا یہ وقت کی کوئی نئی چال تھی۔“

کہیں سوال... مگر

اور ایک ہی جواب... ”کسے معلوم؟“

وقت کے جال سے بچ کر رہنا

وقت ہے ایک سراب سہیلی

..........*

آج میری دوسری شادی... نہیں نہیں... دوسری بار شادی ہے... پہلی والی ہی لڑکی سے۔ شاید یہ کہنا ٹھیک رہے گا؟ ٹھیک کا پتا نہیں مگر عجیب ضرور تھا۔

میں نے خود کو آئینے میں دیکھا... وہی احد کچھ سال پہلے کا... یا کچھ سال بعد کا... جو بھی ہو کسے پرواہ ہے... میں نے ایمان کو پرپوز کیا پھر اُس کے ساتھ دوبارہ نکاح کیا جو اُس کے لیے پہلی مگر

میرے لیے دوسی ی بار تھا۔ پھر دوبارہ سے ویسے ہی دو سال گزارے۔اور آج وہ دن تھا جو میرے لیت بہت خاص تھا چاہے دوسرے بار ہی کیوں نہیں تھا۔

میں اسی سوچ میں تھا کہ فون پر رنگ ہوئی... کسی کا میسج تھا۔

ایمان نے اپنی تصویر بھیجی تھی... سفید عروسی جوڑے میں وہ کوحِہ قاف کی پڑی ہی لگ رہی تھی۔ویسی ہی جیسی کچھ برس پہلے لگ رہی تھی۔

(''اگر تم کبھی وقت میں پیچھے چلے گئے...... تو بھی کیا مجھ سے ہی شادی کرو گے...؟؟''

(''اگر مجھے یہ موقع بار بار ملے تو بھی میں تم سے ہی شادی کروں گا...ایمان۔''

میرے ذہن میں الفاظ گونجے تو میں نم آنکھوں سے مسکرا دیا۔

''وقت سراب ہے... تو کیا میری سحر زادی تم تیار ہو پھر سے... تم سے وعدہ کیا تھا اب نبھانہ تو پڑے گا۔'' میں نے ایمان کی تصویر سے ہم کلام ہوتے ہوئے کہا۔

آج سب ویسا ہی تھا... سب میرے ساتھ موجود تھے... مگر... طہٰ.......

ہاں وقت کے کھیل پر مجھے کوئی گلہ نہیں تھا۔وقت نے جو چیز مجھ سے لی تھی وہ سب لوٹا دی تھی... مگر میرا بیٹا... میرا طٰہٰ... وقت اُسے کھا گیا تھا۔اور وہ تکلیف آج بھی مجھے تھی۔

"صاحب آپ سے ملنے کوئی آیا ہے باہر کھڑا ہے...اپنا نام نہیں بتایا آپ کو بولا رہا ہے۔" ملازم نے آگاہ کیا۔

میں نے نم آنکھیں صاف کیں۔

"اچھا میں آتا ہوں۔" میں نے کہا اور موبائل رکھتے ہوئیں باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔

میں چلتا ہوا باہر گیت تک آیا...آس پاس کوئی نہیں تھا سب تیاریاں کر رہے تھے۔میں گیت سے باہر نکلا۔

"جی۔" میری آواز پر وہ جو دوسری سمت منہ کیے کھڑا تھا، میری سمت مڑا۔

"کیسے ہو دولہے میاں...مجھے انویٹیشن تک نہیں دیا۔" اُس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں زرد پڑتے چہرے سے اُسے دیکھنے لگا۔

"ولید...؟" میں نے زیرِ لب کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر یہ تو وقت کے مطابق نہیں تھا...آج...آج تو ولید نے نہیں آنا تھا... مطلب وقت آج پھر ظالم نکلا...یہ بھی اسی کی چال ہے۔

"اچھا اپنا تحفہ تو لے لو۔" بولتے ہوئے وہ میرے قریب آیا۔

اور...پھر......پھر کیا ہوا ہو گا...آپ لوگ سمجھ ہی گئے ہونگے۔

کچھ وعدے وقت پورے کرنے نہیں دیتا ہیں...سارا مسئلہ ہی تو وقت کا ہے۔یہ کب کس کا ہو جائے...کسے پتا؟...

اور وقت کہاں کسی کا ہوا ہے...جو میرا ہوتا۔

وقت تو کھیل کھیلنے والا ہے...کبھی مہربان تو...کبھی ظالم۔

یہ کہاں کسی کی سمجھ میں آیا ہے؟اور ہماری محدود ذہنوں میں تو یہ ہر گز نہیں سما سکتا۔

اصل میں "القادر" کی قدرت ہی ہمارے تنگ ذہنوں میں نہیں سما سکتیں۔

اور پھر...وقت......

وقت تو بس سراب ہے... سراب۔

ولید نے پوری قوت سے کوئی چیز میرے سر پر دے ماری... میرا سر گھومنے لگا...اور آنکھوں کے آگے اندھیرے نے بسیرا کر لیا۔ درد کی لہر نے یکدم ہی سر پر شدت سے اثر کیا۔

وقت کے جال سے بچ کر رہنا

وقت ہے ایک سراب سہیلی

میں مسکراتے ہوئے بڑبڑایا...درد اب سر سے ہو کے پورے بدن کا احاطہ کر چکا تھا۔

پھر میں نے درد کی تاب نا لیتے ہوئے آنکھیں میچ لیں۔

"آگے کیا ہو گا؟"

پڑھنے والوں کا سوال....

اور لکھاری کا...

ایک ہی جواب...

"کسے معلوم؟"

وقت سے بڑھ کر کون ہے ظالم

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور وقت ہی ہے سراب سہیلی

تو وقت میرے لیے آج بھی ظالم ہی ثابت ہوا تھا۔

آپ لوگ کیا کہتے ہیں؟

یقیناً یہی بولینگے... کہ

"کسے معلوم؟"

..........*

﴿ختم شد﴾

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: